چہل حدیث

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسّلام علیٰ اشرف المرسلین سیدنا محمد و اٰلہ اجمعین اما بعد فان ھذہ الاربعین من کلام النبی الامین جمعتہا فی مسائل الھجرۃ وھی من امور الدین وانی مھاجر الیٰ ربی سیھدین رب ھب لی حکما والحقنی بالصالحین

(١)۔ المھاجر من ھجر السوء والمسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ (ابن عساکر)	(١)۔ مہاجر وہی ہے کہ جسنے بُرائی کو چھوڑا اور مسلم وہی ہے کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔
(٢)۔ الھجرۃ ھجرتان احداھما ان تھجر السیئات والاخریٰ ان تھاجر الی اللہ و رسولہ ولا تنقطع الھجرۃ ما قبلت التوبۃ ولا تزال التوبۃ مقبولۃ حتی تطلع الشمس من المغرب فاذا طلعت طبع علی کل قلب بما فیہ وکفی الناس العمل۔ (حم طب)	(٢)۔ ہجرت دو طرح کی ہے ایک ہجرت یہ ہے کہ برائیاں چھوڑدے دوسرے یہ کہ خدا اور رسول کی طرف ہجرت کرجائے اور جبتک توبہ قبول کیجائیگی ہجرت منقطع نہوگی اور توبہ ہمیشہ قبول ہوگی یہانتک کہ آفتاب مغرب سے نہ طلوع کرے کیونکہ جب مغرب سے طلوع ہوگا تو جو کچھ کہ ہر قلب مین ہے اُسپر چھاپ ہوجائیگی لوگون کو عمل کی ضرورت نہوگی۔
(٣)۔ افضل الھجرۃ ان تھجر ما کرہ اللہ (حم ت ق)	(٣)۔ بہترین ہجرت یہ ہے کہ اللہ کو جو امر ناگوار ہو اُسکو چھوڑ دو۔
(٤)۔ افضل الھجرۃ ان تھجر السوء (طب)	(٤)۔ بہترین ہجرت یہ ہے کہ برائی کو چھوڑ دو۔
(٥)۔ افضل الاسلام ان یسلم المسلمون من لسانک ویدک وافضل الھجرۃ ان تھجر ما کرہ ربک والھجرۃ ھجرتان ھجرۃ	(٥)۔ افضل اسلام یہ ہے کہ تیری زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہین اور بہترین ہجرت یہ ہے کہ جو امر تیرے پروردگار کو ناگوار ہو اُسکو چھوڑدے اور ہجرت

الحاضر وهجرة البادي هجرة البادي ان يجيب اذا دعي ويطيع اذا امر وهجرة الحاضر اعظمها بلية وافضلها اجرا۔ (طحم حب ك)

دو طرح کی ہے ایک شہری کی ہجرت دوسرے دیہاتی کی۔ دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ جب وہ بلایا جائے تو چلا آئے اور جب اُسکو حکم دیا جائے تو اُسکو بجا لائے اور شہری کی ہجرت زیادہ آزمائش کی ہے اور بہت بڑی اجر والی ہے۔

(۶)۔ عن صالح بن فديك قال قال فديك يا رسول الله انهم يزعمون انه من لم يهاجر هلك فقال يا فديك اقم الصلوة وآت الزكوة واهجر السوء واسكن من ارض قومك حيث شئت تكن مهاجرا۔ (ابن عساكر)

(۶)۔ صالح بن فدیک نے بیان کیا کہ فدیک نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگ خیال کرتے ہین کہ جس شخص نے ہجرت نہین کی وہ ہلاک ہوا آپ نے فرمایا اے فدیک رض نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور بُرائی کو چھوڑ دو اور اپنی قوم کی زمین مین جہان چاہو سکونت اختیار کرو مہاجر ہی ہوگے۔

(۷)۔ يا فديك اقم الصلوة وصم شهر رمضان وحج البيت واقر الضيف واسكن اي ارض قومك شئت (البغوي)

(۷)۔ اے فدیک نماز پڑھو اور رمضان کے روزے رکھو اور خانۂ کعبہ کا حج کرو اور مہمانون کی مہمانداری کرو اور اپنی قوم کی جس زمین مین چاہو بود و باش اختیار کرو۔

(۸)۔ عن صالح بن بشير بن فديك ان جده فديكا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم انهم يزعمون ان من لم يهاجر هلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا فديك اقم الصلوة وآت الزكوة واهجر السوء واسكن من ارض قومك حيث شئت تكن مهاجرا۔ (ابو نعيم)

(۸)۔ صالح بن بشیر بن فدیک سے مروی ہے کہ اُنکے دادا فدیک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ خیال کرتے ہین کہ جس شخص نے ہجرت نہین کی وہ ہلاک ہوا آپ نے فرمایا کہ اے فدیک نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور بُرائی کو چھوڑ دو اور اپنی قوم کی جس زمین مین جا ہو سکونت اختیار کرو تم مہاجر ہی ہوگے۔

(۹)۔ ويحك ان شان الهجرة لشديد

(۹)۔ افسوس ہے تجھپر یعنی ہجرت کا معاملہ بہت سخت ہے

فهل لك من ابل تؤدی صدقتها فاعمل من وراء البحار فان الله لن یترك من عملك شیئا (حم ق دن)

تو کیا تیرے پاس کوئی اونٹ ہے کہ تو اُسکا صدقہ ادا کرے؛ پس سمندر کے اودھر ہی عمل کر یقینی اللہ تیرے اعمال مین سے کسی عمل کو (اجر دینے مین) نہ چھوڑیگا۔

(١٠) عن ابی سعید ان اعرابیا سأل النبی صلے الله علیه وسلم عن الهجرة فقال ویحك ان شأن الهجرة لشدید فهل لك من ابل تؤدی صدقتها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان الله لن یترك من عملك شیئا۔

(حم ح دن حب)

(١٠)۔ ابی سعید سے مروی کہ ایک دیہاتی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے بارے مین سوال کیا آپ نے فرمایا کہ افسوس ہے تجھپر یقینی ہجرت کا معاملہ بہت سخت ہے تو کیا تیرے پاس کوئی اونٹ ہے کہ تو اُسکا صدقہ ادا کرے دیہاتی نے اثبات مین جواب دیا تو آپ نے فرمایا کہ پس سمندر کے اودھر ہی عمل کر یقینی اللہ تیرے اعمال مین سے کسی عمل کو (اجر دینے مین) نہ چھوڑے گا

(١١)۔ افضل الهجرتین الباتة وهجرة الباتة ان تثبت مع رسول الله صلے الله علیه وسلم والهجرة البادیة ان ترجع الی بادیتك وعلیك السمع والطاعة فی عسرك ویسرك ومكرهك ومنشطك واثرة علیك

(طب)

(١١)۔ دونون ہجرتون مین ہجرت باتہ افضل ہے اور ہجرت باتہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہو اور ہجرت بادیہ یہ کہ اپنے گانون کی طرف لوٹ جاؤ اور اپنے اوپر ہر حالت مین اطاعت کو لازم کرلو خواہ تم سختی کی حالت مین ہو یا آسانی کی حالت مین، خواہ ناگواری ہو یا خوشی، خواہ تمھارے اوپر بار ہو۔

(١٢)۔ الهجرة هجرتان هجرة الحاضر وهجرة البادی اما البادی فیجیب اذا دعی ویطیع اذا امر واما الحاضر فهو اعظمها بلیة واعظمها اجرا

(ن عن ابن عمر)

(١٢)۔ ہجرت دو طرح کی ہے ایک شہری کی ہجرت اور ایک دیہاتی کی ہجرت۔ دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ جب وہ بلایا جاوے تو چلا آوے اور جب کوئی حکم دیا جائے تو اُسکو بجالائے۔ اور شہری کی ہجرت زیادہ آزمائش کی ہے اور بہت بڑی اجر والی ہے۔

(۱۳) عن خالد بن الولید عن واثلة بن الاسقع قال خرجت من اهلی وارید الاسلام فقدمت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی الصلوة فاخذت فی اٰخر الصفوف فصلیت بصلاتهم فلما فرغ رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الصلوة انتهی الی وانا فی اٰخر الصفوف فقال ما حاجتك قلت الاسلام قال هو خیر لك قال وتهاجر قلت نعم قال هجرة البادی او هجرة الباقی قلت ایتهما خیر قال هجرة الباقی قال وهجرة الباقی ان تثبت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وهجرة البادی ان یرجع الی بادیته قال وعلیك الطاعة فی عسرك ویسرك ومنشطك ومکرهك واثرة علیك قلت نعم فقدمت یدی فلما رأنی لا استثنی لنفسی شیئا قال فیما استطعت فقلت فیما استطعت فضرب علی یدی۔ (ابن جریر)

(۱۳)۔ خالد بن ولید سے مروی ہو کہ واثلہ بن الاسقع نے بیان کیا کہ مین اپنے گھر سے اسلام لانیکے لئے نکلا تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ نماز مین مشغول تھے مین بھی آخری صف مین کھڑے ہوکر انھی لوگون کی طرح نماز پڑھنے لگا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوے تو میری طرف تشریف لائے اور مین آخری صف مین تھا آپ نے دریافت فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو مین نے عرض کیا کہ اسلام آپ نے فرمایا کہ وہ تمھارے لیے بہتر ہو اور دریافت فرمایا کہ ہجرت کروگے مین نے اثبات مین جواب دیا آپ نے دریافت فرمایا ہجرت بادی یا ہجرت باقی مین نے عرض کیا کہ کون بہتر ہو آپ نے فرمایا کہ ہجرت باقی اور فرمایا کہ ہجرت باقی یہ ہو کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہو اور ہجرت بادی یہ ہو کہ اپنے گاؤن کی طرف لوٹ جائے اور فرمایا کہ ہر حالت مین اپنے اوپر اطاعت کو لازم کر لو خواہ تم سختی کی حالت مین ہو یا آسانی کی حالت مین خواہ خوشی ہو یا ناگواری خواہ تمھارے اوپر بار ہو مین نے قبول کر کے اپنے ہاتھ کو بڑھایا آپ نے جب مجھکو دیکھا کہ اپنے نفس کے لیے کسی شئے کو مین مستثنیٰ نہین کرتا ہون تو آپ نے فرمایا کہ جسکی تم کو استطاعت ہو مین نے کہدیا کہ جسکی مجھے استطاعت ہو پس آپ نے بھی میرے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔

(١٤) - ان معت بذلك يا عثمان فليكن وجهك الى هذا الرجل بالحبشة يعني النجاشي فانه ذو وفاء واحمل معك رقية فلا تخلفها ومن رأى معك من المسلمين مثل رأيك فليتوجهوا هنالك وليحملوا معهم نساءهم لا يخلفوهم (ابن منده كر عن اسماء بنت ابي بكر)

(١٤) - اے عثمان کیا تمنے اسکا (ہجرت) ارادہ کرلیا تو تمکو حبشہ مین اُس شخص (یعنی نجاشی) کے پاس جانا چاہیے کیونکہ وہ عہد کو پورا کرنے والا ہی اور اپنے ساتھ رقیہ کو بھی لیتے جاؤ اُنکو چھوڑنا نہین، اور بھی جو لوگ تمھارے موافق رائے رکھتے ہین وہ بھی اُسیطرف چلے جائین اور اپنی عورتون کو اپنے ساتھ لیتے جائین اُنکو چھوڑ نہ جائین۔

(١٥) - زعمت اسماء ان عثمان ورقية قد سارا فذهبا والذي نفسي بيده انه لاول من هاجر بعد ابراهيم ولوط (ابن عساكر)

(١٥) - اسمار نے خیال کرلیا کہ عثمان اور رقیہ دونون چلے گئے قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی کہ ابراہیم ولوط (علیہما السلام) کے بعد سب سے پہلے ہجرت کرنیوالے وہی ہین

(١٦) - عن انس ان عثمان هاجر الى الحبشة ومعه امرأته فقال النبي صلى الله عليه وسلم صحبهما الله ان عثمان لاول من هاجر الى الله تعالى بعد لوط - (ع ق ل)

(١٦) - انس سے مروی ہی کہ عثمان نے اپنی بی بی کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ ان دونون کے ہمراہ رہے یقینی لوط کے بعد سب سے پہلے اللہ کے جانب ہجرت کرنے والے عثمان ہی ہین۔

(١٧) - لكما انتما اهل السفينة هجرتان (ن عن ابي موسى)

(١٧) - تمھاری تو اے اہل سفینہ (کشتی والو) دو ہجرتین ہین۔

(١٨) - عن خالد بن سعيد بن العاص وكان في مهاجرة الحبشة هو واخوه عمرو بن سعيد فلما قدموا جزعوا ان لا يكونوا شهدوا بدرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم اما ترضون ان تكون للناس هجرة ولكم هجرتان - (ابن قانع)

(١٨) - خالد بن سعید بن العاص سے مروی ہی (اور وہ اور اُنکے بھائی عمرو بن سعید مہاجرین حبشہ مین سے تھے) کہ جب یہ لوگ (مہاجرین حبشہ) آئے (مدینہ مین) تو یہ خیال کرکے کہ وہ بدر مین حاضر نہو سکے بہت بیقرار ہوگئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس امر سے راضی اور خوش نہین ہوتے کہ اور لوگون کی تو ایک ہجرت ہوئی اور تمھاری دو ہجرتین ہوئین۔

(١٩) - وما تحزنون، للناس هجرة واحدة
ولكم هجرتان هاجرتم حين خرجتم
الى صاحب الحبشة ثم جئتم من عند
صاحب الحبشة مهاجرين الي-

(ابن عساكر عن خالد بن سعيد)

(٢٠) - كذب من قال ذلك لكم هجرتان
هاجرتم الى النجاشي وهاجرتم الي-

(طب عن اسماء بنت عميس)

(٢١) - عن ابي موسى قال بلغنا خروج
النبي صلى الله عليه وسلم ونحن باليمن
فخرجنا انا واخوان له وانا اصغرهم
في ثلثة او اثنين وخمسين رجلا
من قومي فالتقتنا سفينتنا الى النجاشي
بالحبشة فوافقنا جعفر بن ابي طالب
واصحابه عنده فقال جعفر ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم
بعثنا ههنا وامرنا بالاقامة
فاقيموا معنا فاقمنا معه حتى
قدمنا جميعا فوافينا النبي صلى الله
عليه وسلم حين افتتح خيبر
فاسهم لنا وقال يا اهل السفينة
لكم انكم هجرتان-

(ابو نعيم)

(١٩) - اور تم کیون ملول ہوتے ہو حالانکہ اور لوگونکی تو
ایک ہی ہجرت ہوئی اور تمھاری دو ہجرتین ہوئین
تم جب (مکہ سے) نکلے تو بادشاہ حبشہ کے یہان
ہجرت کرکے چلے گئے پھر تم بادشاہ حبشہ کے یہان سے
ہجرت کرکے میرے پاس آئے ہو-

(٢٠) - جھوٹ کہا جسنے یہ کہا (کہ تم ثواب مین کم ہو)
تمھاری تو دو ہجرتین ہین تم ہجرت کرکے نجاشی کے یہان گئے
اور اب ہجرت کرکے میرے پاس آئے ہو-

(٢١) - ابو موسی نے بیان کیا کہ ہم یمن مین تھے کہ ہمکو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے (مکہ سے) نکلنے کی خبر معلوم ہوئی تو ہم اور آپکے
اور چند بھائی (بھی) نکل کھڑے ہوئے (یمن سے) اور مین اپنی قوم کے
لوگون مین جو ترپن یا باون آدمی تھے سب سے چھوٹا تھا،
پس ہمکو ہماری کشتی نے نجاشی کے (ملک حبشہ) طرف
ڈالدیا (یعنی ہم راستہ بھول کر حبشہ مین پہونچ گئے)
وہان جعفر بن ابی طالب اور انکے ساتھیون سے
ہماری ملاقات ہوگئی تو جعفر نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو یہان رہنے کے لیے
بھیجا ہے پس تم بھی ہمارے ساتھ قیام کرو ہم سب
لوگ انکے ساتھ قیام پذیر رہے یہانتک کہ ہم
سب کے سب (مدینہ) آئے تو ہم نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے اسوقت ملے کہ جب آپ نے خیبر فتح کیا تھا
تو آپنے (مال غنیمت مین) ہم لوگونکا بھی حصہ لگایا اور فرمایا
اے اہل سفینہ (کشتی والو) تمھاری تو دو ہجرتین ہوئین-

(۲۲)- لقی عمر بن الخطاب اسماء بنت عمیس فقال نعم القوم انتم لولا انا سبقناکم الهجرة فذکرت ذلك للنبی صلی الله علیه وسلم فقال بل لکم الهجرة مرتین هجرة الی ارض الحبشة وهجرة الی المدینة۔ (ط وابو نعیم)	(۲۲)- اسماء بنت عمیس سے (جب) عمر بن الخطاب نے ملاقات کی تو کہا تم بہترین لوگ ہوتے اگر ہم نے تم سے پہلے ہجرت نہ کی ہوتی اسماء نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو بیان کیا تو آپ نے فرمایا اگر تمہاری تو دو ہجرتیں ہیں ایک حبشہ کی طرف ہجرت اور ایک مدینہ کی طرف ہجرت۔
(۲۳)- ذهب اهل الهجرة بما فیها۔ (طب کر)	(۲۳)- اہلِ ہجرت نے ہجرت کا ثواب پالیا۔
(۲۴)- لا هجرة بعد الفتح ولکن جهاد ونیة واذا استنفرتم فانفروا۔ (م عن عائشة وحم ن عن صفوان بن امیة وحم ت ن عن ابن عباس)	(۲۴)- بعد فتح (مکہ) کے ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد ہے اور نیت (خیر) ہے اور جب بلائے جاؤ تو نکل کھڑے ہو۔
(۲۵)- لا هجرة بعد فتح مکة۔ (خ عن مجاشع بن مسعود)	(۲۵)- فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے۔
(۲۶)- لا هجرة ولکن جهاد ونیة واذا استنفرتم فانفروا فان هذا بلد حرمه الله الحدیث۔ (حم ق)	(۲۶)- ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد ہے اور نیت (خیر) ہے اور جب بلائے جاؤ تو نکل کھڑے ہو یقینی اس شہر (مکہ) کو اللہ نے حرمت دی ہو الی آخر الحدیث۔
(۲۷)- ارجعوا ابا ذهب الی اباطح مکة فقروا علی مسکنکم فقد انقطعت الهجرة ولکن جهاد ونیة	(۲۷)- اے ابو ذہب بطحاے مکہ کو لوٹ جاؤ اور وہیں اپنے گھروں میں رہو کیونکہ ہجرت منقطع ہوگئی لیکن جہاد ہے

واذا استنفرتم فانفروا۔

(ن عن ابن عباس)

اور نیت (خیر) ہے اور جب بلائے جاؤ تو نکل کھڑے ہو۔

(۲۸)۔ قیل لصفوان بن امیة وھو باعلی مکة انه لا دین لمن لم یھاجر فقال لا اصل الی بیتی حتی اقدم المدینة فقدم المدینة فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم ارجع ابا ذھب الی اباطح مکة فقروا علی مساکنکم فقد انقطعت الھجرة ولکن جھاد ونیة۔

(عن ابن عباس)

(۲۸)۔ صفوان بن امیہ سے جو بلندی مکہ پر تھے کہا گیا کہ جسنے ہجرت نہین کی وہ دیندار نہین ہے صفوان نے یہ سُنکر کہا کہ اپنے گھر نہ جاؤن گا مین مدینہ ابھی جاتا ہون تو جب وہ مدینہ مین آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو ذہب بطحائے مکہ کی طرف لوٹ جاؤ اور وہین اپنے گھرون مین رہو کیونکہ ہجرت منقطع ہو گئی لیکن جہاد ہے اور نیت (خیر) ہے۔

(۲۹)۔ انا واصحابی خیر والناس خیر لا ھجرة بعد الفتح ولکن جھاد ونیة

(طش حم طب ک ق فی الدلائل عن ابی سعید وزید بن ثابت ورافع بن خدیج)۔

(۲۹)۔ مین اور میرے اصحاب اور تمام لوگ اچھے ہین۔ بعد فتح (مکہ) کے ہجرت نہین ہے لیکن جہاد ہے اور نیت (خیر) ہے۔

(۳۰)۔ لا ھجرة بعد الفتح ولکن انما ھو الایمان والنیة والجھاد، ومتعة النساء حرام۔

(۳۰)۔ فتح (مکہ) کے بعد ہجرت نہین ہے لیکن اب ایمان ہے اور نیت (خیر) ہے اور جہاد ہے، اور عورتون سے متعہ کرنا حرام ہے۔

(۳۱)۔ لا ھجرة بعد الفتح۔

(عب عن انس)

(۳۱)۔ بعد فتح (مکہ) کے ہجرت نہین ہے۔

وعن عمر قال لا ھجرة بعد وفات النبی صلی اللہ علیه وسلم۔

اور حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہجرت نہین ہے۔

(۳۲)۔ كان المؤمنون يفر احدهم بدينه الى الله ورسوله مخافة ان يفتن عليه فاما اليوم فقد اظهر الله الاسلام واليوم يعبد ربه حيث شاء ولكن جهاد ونية۔ (بخاری عن عائشۃ)	(۳۱)۔ ایمان رکھنے والونکی حالت یہ تھی کہ انمین سے ہر ایک اپنے دین کے ساتھ اس ڈر سے کہ کہین وہ آزمائش مین نہ ڈالدیا جائے اللہ اور اُسکے رسول کی طرف بھاگتے تھے لیکن آج تو اللہ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے اور اپنے پروردگار کی جہان چاہے عبادت کرتا ہے ولیکن جہاد ہے اور نیت ذخیرا ہے۔
(۳۳)۔ لن تنقطع الهجرة ما قوتل الكفار۔ (حم ن حب)	(۳۳)۔ جبتک کفار سے قتال کیا جائیگا ہجرت منقطع نہوگی۔
(۳۴)۔ ایها الناس هاجروا وتمسکوا بالاسلام فان الهجرة لا تنقطع ما دام الجهاد (طب)	(۳۴)۔ اے لوگو ہجرت کرو اور اسلام پر مضبوط رہو کیونکہ جبتک جہاد ہے ہجرت منقطع نہوگی۔
(۳۵)۔ حاجتك خير من حوائجهم لا تنقطع الهجرة ما قوتل العدو۔ (حم)	(۳۵)۔ تیری حاجت اُنکی حاجتون سے بہتر ہے جبتک اعداء سے قتال کیا جائیگا ہجرت منقطع نہوگی۔
(۳۶)۔ لا تنقطع الهجرة حتی تنقطع التوبة ولا تنقطع التوبة حتی تطلع الشمس من مغربها۔ (م د)	(۳۶)۔ جبتک توبہ منقطع نہوگی اُسوقت تک ہجرت بھی منقطع نہوگی اور توبہ نہ منقطع ہوگی یہانتک کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے۔
(۳۷)۔ لا يقبل الله من مشرك بعد ما اسلم عملاً حتی یفارق المشرکین الی المسلمین۔ (عن معاویۃ بن حیدۃ)	(۳۷)۔ مشرک اسلام لانے کے بعد جو عمل کرے گا اللہ اُسکو قبول نہ کرے گا تا وقتیکہ وہ مشرکین کو چھوڑ کر مسلمانون مین نہ آجائے۔
(۳۸)۔ انا بریٔ من کل مسلم مقیم بین اظهر المشرکین قالوا	(۳۸)۔ مین ہر اُس مسلمان سے بری الذمہ ہون جو مشرکین کے ساتھ رہے صحابہ نے عرض کیا

یا رسول اللہ یہ کیون آپ نے فرمایا تاکہ دونون کی آگ ہم نہ دیکھین۔	یا رسول الله ولم قال لا نرى نارا هما (العسكري)
(۳۹)۔عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ اپنے ماں باپ کو روتا چھوڑ کر آپ سے ہجرۃ کی بیعت کرنے آیا ہون آپ نے فرمایا اُنکے پاس لوٹ جاؤ اور اُنکو جسطرح تونے رولایا تھا اُسی طرح اب اُنکو ہنسا۔	(۳۹)۔عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال جئت ابايعك على الهجرة وتركت ابوى يبكيان فقال ارجع اليهما واضحكهما كما ابكيتهما۔ (ابوداود)
(۴۰)۔ ہجرت کو اختیار کر کیونکہ اُسکے مثل کوئی چیز نہین ہی۔	(۴۰)۔عليك بالهجرة فانه لا مثل لها۔ (ن عن ابی فاطمة)
مترجم محمد عظیم الدین غفر اللہ لہ	الفقير محمد عبد الباری عفا الله عنه

شمس المطابع لکھنؤ مین شمس الدین پرنٹر نے چھاپا اور جناب مولانا محمد برکت اللہ صاحب رضا نے فرنگی محل لکھنؤ سے بماہ نومبر سنہ ۱۹۱۲ء شائع کیا۔